مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ،
مدیر ماہنامہ بینات، کراچی

# مجاہد ختم نبوت کی رحلت

شیخ الحدیث ، بزرگ عالم دین، روحانی شخصیت، عظیم مدبر، مفسر، عالمی اسکالر، جہادِ افغانستان کے روحِ رواں، مجاہدین افغانستان کے سر پرست وعظیم راہنما، اکابر واسلاف کی روایات کے امین، تواضع وانکسار کے پیکر، حضرت مولانا عبدالحقؒ کے تلمیذ وبااعتماد رفیق، مدینہ یونیورسٹی کے فاضل، استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، چند دن علیل رہنے کے بعد رحمان میڈیکل انسٹی ٹیوٹ پشاور میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ماأخذ ولہٗ ماأعطٰی وکل شيء عندہٗ بأجل مسمّٰی

## علماء ہند کا شاندار ماضی

بلاشبہ یہ اسلام کا اعجاز ہے کہ اسلام کے ہر دور میں علم وتحقیق کے آفتاب وماہتاب چمکتے رہے اور اسلام کی زرخیز زمین میں ایسی ہستیاں نمودار ہوتی رہیں، جن سے علوم ومعارف کے جواہر امت کو ملتے رہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں صرف متحدہ ہندوستان کی سرزمین نے حضرت شاہ ولی اللہؒ اور شاہ عبدالعزیز دہلویؒ جیسے بحر العلوم جامع کمالات اور علوم عقلیہ ونقلیہ کے ماہر پیدا کرکے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ اس آخری دور میں دیوبند، سہارن پور، گنگوہ، نانوتہ، تھانہ بھون، دہلی میں کیسی کیسی ہستیاں ظہور میں آئیں، جن کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی اور اس کے بعد ہمارے ملک پاکستان کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی علمی ہستیوں سے نوازا تھا، جن کے لیے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ جبال العلم والعمل تھیں، جیسے: محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا شمس الحق افغانی، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی، حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، حضرت خواجہ خواجگان خواجہ خان محمد، حضرت مولانا عبدالستار تونسوی نور اللہ مراقدہم جن میں سے ہر ایک پوری جماعت کا کام کرتا نظر آتا تھا، جن کے اخلاص وتقویٰ اور علوم نبوت میں کمال کو دیکھ کر قرونِ اولیٰ کا شبہ ہونے لگتا ہے، آج ان کے علوم وحقائق اور علمی خصائص وکمالات کو سمجھنے والے بھی خال خال رہے، اور جو حضرات ان اکابر کے علوم وفنون کو سمجھنے والے تھے وہ یکے بعد دیگرے اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ اس پر آشوب اور قحط الرجال کے زمانہ میں ایسی باخدا ہستیاں، عالم باعمل، جامع العلم، ماہر الفنون، حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے

جفاکش، محنت و عرق ریزی کے ساتھ علوم دینیہ کی خدمت کرنے والے کہاں سے آئیں گے، نہ مال کی محبت نہ جان کی رغبت، نہ وجاہت کی خواہش، صرف علوم دینیہ کی خدمت زندگی کا مقصد ہو، ایسے بزرگ اب کہاں؟!

## علماء کی موت قیامت کی نشانی

ایسے خدا مست اور سرفروش علمائے کرام کے دنیا سے اٹھ جانے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی علامات میں سے شمار کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم ويكثر الجهل ويكثر الزنا ويكثر شرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد (مشکوۃ،ص: ٤٦٩)

قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اُٹھ جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی، زنا کی کثرت ہوگی، شراب پینے میں زیادتی ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک ہی ذمہ دار ہوگا۔

دوسری حدیث جس کے راوی حضرت انسؓ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إن الله لايقبض العلم انتزاعًا ينتزعه من قلوب العباد ولكن يقبضه بقبض العلماء، حتىٰ إذا لم يبق عالمًا اتخذ الناس رؤسًا جهالًا فسئلوا فأفتوا بغير علم فضلوا وأضلوا (مشکوۃ،ص:۳۳)

بیشک اللہ تعالیٰ اس علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ بندوں کے سینوں سے چھین لے، بلکہ قبض علم کی صورت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ علماء کو اٹھاتا رہے گا، یہاں تک کہ جب ایک عالم بھی باقی نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے، ان سے سوالات ہوں گے، وہ بغیر جانے بوجھے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

موجودہ دور میں جب کہ علماء ربانی اور صلحائے امت یکے بعد دیگرے اُٹھتے جا رہے ہیں، آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ علاماتِ قیامت روزِ روشن کی طرح بالکل واضح ہو کر سامنے آ رہی ہیں، ان چند سالوں میں صرف پاکستان کی حد تک کتنا علمی شخصیات کس قدر تیزی سے ہم سے رخصت ہوگئی ہیں، ان اکابر کا اس تیزی سے ہمارے درمیان سے اُٹھ جانا اور دنیا کا اہل علم سے خالی ہو جانا کسی طوفان بلاخیز کا پیش خیمہ معلوم ہوتا ہے، اسلئے ہمیں توبہ، انابت، رجوع الی اللہ اور اصلاحِ اعمال کی طرف متوجہ ہو کر اپنی بداعمالیوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا چاہیے۔

حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحبؒ کے حالاتِ زندگی کے بارہ میں حضرت مولانا عرفان الحق صاحب کی تحریر سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے (وہ اقتباس بلکہ مضمون تذکرہ وسوانح والے باب میں ملاحظہ فرمائیں):۔

حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب آنکھوں کے آپریشن کے سلسلہ میں کراچی تشریف لائے ہوئے تھے، آپ کو معلوم ہوا کہ آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی قدس سرہ کی علمی

خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے گل بہار لان میں ایک سیمینار منعقد ہو رہا ہے تو آپ اس میں تشریف لائے اور سامعین سے پرمغز اور پر اثر خطاب بھی فرمایا، قارئین بینات کے افادہ کے لیے اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے، آپ نے فرمایا:

## سعودی سفیر سے ملاقات

''میں مدینہ منورہ میں تھا، چھٹیوں میں یہاں آیا ہوا تھا۔ قاری سعید الرحمٰنؒ کی ملاقات کے لیے راولپنڈی گیا تو قاری صاحبؒ نے بتایا کہ آج حضرت بنوریؒ ختم نبوت کے اجلاس میں شرکت کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔ ہم ایئر پورٹ گئے، حضرت تشریف لائے، گاڑی میں سوار تھے۔ حضرت نے قاری صاحبؒ کو کہا کہ قاری صاحب! ہوٹل میں اچھے اچھے کمرے لیں اور جو بھی مہمان آئیں ان کے لیے بہترین کھانا اور چائے کا انتظام کریں تاکہ قادیانی یہ نہ کہیں کہ گویا خادمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دولت نہیں ہے۔ انہوں نے وہاں ناشتہ کیا۔ پھر حضرت بنوریؒ نے کہا: مجھے سعودی سفارت خانہ جانا ہے۔ میں اور قاری صاحب حضرت بنوریؒ کے ساتھ گئے۔ ان دنوں سفارت خانے میں ریاض الخطیب سفیر تھے، انہوں نے بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ بیٹھے تو شعر و شاعری شروع ہوگئی، عربی اشعار اور عرب کے شعراء کا تذکرہ ہونے لگا، فلاں شاعر نے یہ کہا ہے، فلاں نے یہ کہا ہے، حضرت بنوریؒ کا ادبی مزاج تو بہت اونچا تھا۔ کافی دیر تک اس پر باتیں ہوتی رہیں، پھر حضرت بنوریؒ نے فرمایا کہ واقعی ان اشعار میں اور اس گفتگو میں تو لذت ہے لیکن میں ایک اہم کام کے لیے آیا ہوں، ریاض الخطیب متوجہ ہوئے۔ فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ یہاں ختم نبوت کا مسئلہ ہے؟ میں نے تمام دُوَلِ اسلامیہ کے سربراہوں کو خطوط لکھے ہیں، یہاں سے اگر میں بھیجوں گا تمام سنسر ہو جائیں گے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس کو کسی طریقے سے سعودیہ سے ان تمام بادشاہوں کے نام ارسال کریں اور خاص کر شاہ فیصل (مرحوم) کو اس بات پر متوجہ کریں کہ یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے، ختم نبوت کا مسئلہ ایک بنیادی مسئلہ ہے تاکہ وہ بھٹو (ذوالفقار علی بھٹو مرحوم) پر زور دیں کہ لازماً اس گمراہ طائفہ کے بارے میں وہ فیصلہ دے کہ ''یہ مرتد اور کافر ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ یہ میری ذمہ داری ہے۔ کل میں ویسے بھی جا رہا ہوں، یہ سب خطوط وہاں سے میں ان شاء اللہ! بھیج دوں گا اور شاہ فیصل کو اس بارے میں متوجہ کروں گا۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے اکابر نے اس مسئلے کو بہت اہمیت دی ہے، یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے۔

## شیخ القرآن کا اعتراض اور امیر شریعت کا جواب

امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا راولپنڈی میں، اسی موضوع پر جلسہ تھا۔ ہم شیخ القرآن حضرت مولانا

غلام اللہ خانؒ کے مدرسے میں پڑھتے تھے۔ مولانا غلام اللہ خانؒ نے درس میں کہا کہ احراریوں سے مجھے محبت نہیں ہے، یہ توحید بیان نہیں کرتے۔ ان کا عجیب مزاج تھا۔ طلبا بھی عجیب ہیں، شاہ جیؒ کی خدمت میں ایک طالب علم نے یہ بات پہنچائی کہ آج تو مولانا بڑے غصے میں تھے کہ احراریوں سے مجھے محبت نہیں ہے، یہ توحید بیان نہیں کرتے۔

عظیم الشان جلسہ تھا، ان دنوں اس جگہ کو کمپنی باغ کہتے تھے۔ اب تو اس کو لیاقت باغ کہتے ہیں، کیونکہ لیاقت علی خان کی شہادت وہاں ہوئی ہے۔ جلسہ شروع ہوا اور مولانا عبدالمنان ہزاروی جو جمعیت علماء ہند کے ناظم رہ چکے تھے، وہ موسیٰ منڈی میں خطیب تھے، وہ اسٹیج سیکریٹری تھے۔ انہوں نے مجلس احرار اسلام کی تمام قربانیاں بیان کیں کہ اس مجلس نے یہ کام کیا، یہ کیا، یہ کیا! پھر کچھ نظمیں سنائی گئیں، پھر شاہ جیؒ کی تقریر کا اعلان ہوا۔ اسٹیج پر بڑے بڑے علماء جلوہ افروز تھے۔ شاہ جیؒ نے ''یایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون'' (البقرہ: ۲۱) پر تقریر شروع کی۔ ڈھائی گھنٹے توحید پر بولتے رہے۔ پھر درمیان میں لوگوں سے پوچھنے لگے: جو اللہ کے سوا غیروں سے مانگتا ہے، غیروں کو نذر و نیاز دیتا ہے، وہ کیسا ہے؟ سب نے کہا کہ کافر ومشرک۔ شاہ جیؒ بڑے غصہ ہوئے کہ خاموش ہو جاؤ، سب مفتی کے بچے بن گئے ہو۔ اسٹیج پر مولانا عزیزالدین بھی جلوہ افروز تھے، جو شاہ انور شاہؒ کے تلامذہ میں سے تھے اور شاہ جیؒ کے ہم درس رہ چکے تھے، ان کو مخاطب ہوکر کہنے لگے: خطیب صاحب! آپ بتائیں! انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ جو اللہ کے سوا غیروں سے مانگتا ہے، غیروں کو نذر و نیاز (دیتا ہے) وہ کافر اور مشرک ہے تو شاہ جیؒ نے کہا: مفتی صاحب! آپ نے بھی حرام کی روٹیاں کھائی ہیں! پھر مولانا غلام اللہ خانؒ کی طرف متوجہ ہوئے کہ آپ بتائیں؟ انہوں نے بھی کہا کہ کافر ومشرک ہے۔ شاہ جیؒ کے وہ بھی ہم درس رہ چکے تھے اور دونوں کے درمیان بہت زیادہ محبت اور شفقت تھی شاہ جیؒ نے ان کو کہا: مولانا! آپ نے کفر وشرک کے علاوہ بھی کوئی مسئلہ سیکھا ہے؟ انکو بھی خاموش کردیا! سب لوگ حیران کہ شاہ جیؒ کیا کہہ رہے ہیں؟ شاہ جیؒ نے تین چار منٹ کی خاموشی کے بعد ان شرالدّواب (الانفال: ۵۵) کی آیت پڑھی (اور فرمایا): جو اللہ کے سوا غیروں سے مانگتا ہے، غیروں کو نذر و نیاز (دیتا ہے) وہ سور ابن سور، خنزیر ابن خنزیر ہے۔ تم اس کو کافر ومشرک کہہ کے انسانیت کے دائرے میں لے آتے ہو، اللہ نے ان کو انسانیت کے دائرے سے نکالا ہے۔

یہ جدا بات ہے کہ ہم نے مسئلہ ختم نبوت کو اس لیے ترجیح دی ہے کہ یہ فتنہ (فتنۂ قادیانیت) استعماری طاقت کی پشت پناہی لیے ہوئے پھیل رہا ہے۔ ہم الحمدللہ! توحید (بھی بیان کرتے ہیں) لیکن اس مسئلے کو مجلس احرار اسلام نے اس لیے ترجیح دی ہے کہ یہ معمولی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم اتنے نکمے نہیں ہیں کہ ہم مسئلہ نہیں جانتے لیکن یہ

ایک بہت حساس موضوع ہے کہ علماء اگر خاموش رہیں پھر تمہاری یہ مساجد، تمہاری یہ خطابتیں، تمہاری یہ سب چیزیں ختم ہوجائیں گی۔ یہ کوئی معمولی مسئلہ ہے؟؟ یہ تو حد درجہ انتہائی بنیادی مسئلہ ہے۔

## لائے نفسی جنس کا اثر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے ''لانبی بعدی'' فرمایا ''لا'' کی تلوار کو لے لو اور ان سب گمراہوں کے سروں کو قلم کردو۔ "لا" لنفی الجنس ہے۔ یہ جب بھی کسی چیز پر داخل ہوجاتا ہے اس کو بیخ و بُن سے اکھاڑ دیتا ہے، نہ کوئی ظلی رہتا ہے نہ کوئی بروزی، لا نبی بعدی۔ دیگر مسائل میں تم سے سیکھوں گا، لیکن "لا" کا مسئلہ مجھ سے سیکھو۔ یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے۔ لما نزلت هذه الاية الكريمة:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:٤٠)

محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔

قال النبی صلی اللہ علیه وسلم:"أنا خاتم النبيين لا نبی بعدی" وفی رواية: " لا رسول بعدی" وفی رواية:"لا أمة بعدی" (الحدیث)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور ایک روایت میں ہے: میرے بعد کوئی رسول نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ: میرے بعد کوئی امت نہیں۔

اللہ اکبر! ان لوگوں نے اپنی زندگیاں اس مسئلہ کے لیے وقف کی تھیں۔ مجلس احرار اسلام نے جو عظیم خدمات سرانجام دی ہیں، یہ ان بزرگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ لوگوں نے سمجھ لیا۔ علماء تو پہلے ہی سے اس فتنے کو عظیم فتنہ سمجھتے تھے اور قادیانیوں کو مرتد اور کافر کہتے تھے، لیکن عام مسلمان ان کو کافر نہیں کہتے تھے۔ جب حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ نے اور علماء کرام نے تحریک چلائی اور حکومت نے بھی تسلیم کیا تو ان کو ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے کافر قرار دیا۔ کئی ساتھی ہمیں کہنے لگے: اچھا! یہ کافر تھے؟ ہم نے کہا: علماء نے تو پہلے سے کہا ہے لیکن تم حکومت کے غلام ہو۔ بہر حال! یہ معمولی مسئلہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اکابر اسلاف کی زندگیوں میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین) ایسے اہم مسئلہ کو تمام مسائل پر ترجیح دینی چاہئے۔

## امام بخاریؒ کی فرق باطلہ پر تنقید

امام بخاریؒ نے اپنی کتاب کے اخیر میں ''کتاب التوحید'' میں ان فرق باطلہ کے بارے میں تصریح فرمائی ہے اور یہ مسائل اس لیے لے آئے ہیں کہ ایک عالم کا فریضہ ہے کہ وہ فرق باطلہ کے بارے میں واشگاف

الفاظ میں لوگوں کو باقاعدہ بتایا کرے کہ مرتدین، معتزلین، خوارج اور روافض کتنے باطل فرقے ہیں! ایک عالم کا فریضہ ہے کہ فضائل بھی بیان کرے لیکن سب سے بنیادی بات کہ فرق باطلہ کی وضاحت ہونی چاہیئے۔ عام لوگوں کے سامنے ان فرق باطلہ کی پوری تصریحات کرنی چاہیئے۔ میں زیادہ تقریر کرنے کے قابل نہیں ہوں، بیمار ہوں، لیکن اس کو میں اپنے لیے سعادت سمجھتا ہوں کہ ایسے اجلاس میں شرکت، یہ بھی ان شاء اللہ العزیز! سعادت دارین کا باعث ہوگا۔ بڑے بڑے علماء آئے ہوئے ہیں، میں انہی کلمات پر اکتفا کرتا ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔''

## حضرت شیخ کے آخری لمحات

حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحبؒ کے بارہ میں لکھا ہے کہ آخری دن جب آپ ہسپتال میں تھے جمعہ کا وقت ہوا تو آپ نے اپنے خدام سے فرمایا: میں نے جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھنی ہے، خدام اور ڈاکٹروں نے بہت منع کیا کہ آپ کی جسمانی حالت ایسی نہیں ہے کہ آپ مسجد جاسکیں، لیکن آپ نے فرمایا کہ: نہیں میں مسجد جاؤں گا، چنانچہ آپؒ نے اپنی وفات سے بمشکل ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مسجد میں نماز جمعہ باجماعت ادا کی اور تھوڑی ہی دیر بعد خالق حقیقی سے جاملے، یہ وہ حضرات جن کے بارہ میں صادق آتا ہے عاش سعیدا ومات سعیدا دنیا میں رہتے ہوئے جن کی ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی اور آخری وقت بھی نماز باجماعت کا اہتمام ہوتو کیوں نہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ایسے بندوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرمائیں کہ دے کر میرے یہ وہ بندے ہیں جن کی تخلیق پر تم نے اعتراض کیا تھا، آپ کا وصال جمعہ کے دن جمعہ کے دن سوا تین بجے ہوا دوسرے دن ہفتہ کو ساڑھے گیارہ بجے آپ کی نمازِ جنازہ ہوئی، نمازِ جنازہ آپ کے بیٹے نے پڑھائی، نمازِ جنازہ میں عینی شاہدین کے مطابق تین لاکھ سے زیادہ مجمع تھا۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی طرف سے استاذ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب اور جامعہ کے ناظم تعلیمات واستاذ الحدیث حضرت مولانا امداداللہ صاحب آپ کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے اور جامعہ کی نمائندگی کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا موصوف کی جملہ حسنات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس کا مکین بنائے، باتوفیق قارئین بینات سے حضرت رحمہ اللہ کے لیے ایصال ثواب کی درخواست ہے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین